ادبیات

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

طائرِ سدرہ پہ میرا نہ کھلے راز کہیں
اس لئے میں ہوں کہیں اور مری پرواز کہیں

پردۂ جوہرِ آئینہ اٹھا کر دیکھوں
آئینے ہی میں نہ ہو آئینہ پرداز کہیں

حد سے آگے چمنِ دہر میں اڑنے والے
دے گی دھوکہ تجھے بے ضابطہ پرواز کہیں

دیدۂ شوق سے کی سیرِ دو عالم تو کھلا
تم کہیں، جلوہ کہیں، جلوہ گہِ ناز کہیں

آتشِ نغمہ بھڑکنے لگی مطرب ہشیار
ساز کو پھونک نہ دے شعلۂ آواز کہیں

ذوقِ نظارہ میں دل میں کہ مذاقِ دل میں
ہے تو محفوظ نگاہِ غلط انداز کہیں

منزلِ عرش پہ دم لینے کو ٹھہروں تو مگر
دم بھی لینے دے مجھے لذتِ پرواز کہیں

اور بھی ذوقِ وفا اہلِ وفا کا بڑھ جائے
ہو تو مائل بہ کرم وہ نگہِ ناز کہیں

تو نے سمجھا ہے جسے جلوۂ تشریفِ بہار
طائرِ رنگِ چمن کی نہ ہو پرواز کہیں

مجھ کو عرفانِ حقیقت نے یہ سمجھایا ہے
ہے وہی راز کہ جو رہ نہ سکے راز کہیں

دل کے مٹنے پہ ہر اندازِ فغاں بیکار ہے
طعنہ دیتا ہے الم نغمۂ بے ساز کہیں

غزل

(جناب صوفی نذیر احمد صاحب)

ہوں مجبور اک شوخ کی بندگی کا
مآلِ نظر تھا یہی زندگی کا

پلٹ جاؤں تجھ سے کہاں تاب مجھ میں
کروں ناز کیا ایسی فرخندگی کا

دلِ دوربیں سے ہے اتنی سہولت
سہارا سا ہے اک خوش آیندگی کا

الجھنے میں ہے لطفِ سعیِ مسلسل
یہ ہے جاذ یہ جادۂ زندگی کا

یقیں سے ہے مضبوط تعمیر انساں
یہی گام اول ہے پایندگی کا

کٹا دوں سرِ راہ سر کو وفا میں
صلہ یہ بھی ہے اک مری بندگی کا

تبصرے

مراقبات | از جناب ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب تقطیع کلاں ضخامت ۸۰ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد [illegible] پتہ:- حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس حیدرآباد دکن۔

جناب ڈاکٹر صاحب کا نام علمی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ موصوف جامعہ عثمانیہ میں فلسفہ کے صدر شعبہ ہیں لیکن دل و دماغ قرآن مجید کی تجلیات و انوار سے معمور اور فکر کا ہر گوشہ اسی منبعِ برکات و حقائق کی فیض باریوں سے روشن ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں صحت و عافیت، طمانیت نفس، جمعیت خاطر، اعتماد و فور رزق۔ ہدایت و حفاظت آزادی و کامیابی۔ رنج خوف و حزن غرض کہ جملہ حسنات دینی و دنیوی حاصل کرنے کے لئے دعائیں نقل کی ہیں جو زیادہ تر قرآن مجید سے اور بعض بعض احادیث اور بعض کبار اولیاء اللہ کے معمولات سے ماخوذ ہیں۔ ادعیہ ماثورہ پر تو اور بھی بہت سی کتابیں ہیں لیکن اس کتاب کی بڑی خصوصیت جو ایک فلسفہ جدید و نفسیات کے مبصر عالم سے متوقع ہو سکتی تھی یہ ہے کہ موصوف نے ہر دعا کے ساتھ اس کی تشریح اس انداز میں کی ہے کہ اگر دعا مانگنے والا دعا کرتے وقت اس تشریح کو پورے طور پر اپنے دل و دماغ پر مسلط کر لے تو پھر خود از روئے نفسیات و علم افعال انسانی دعا کا اثر ظاہر ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ فاضل مرتب اپنے تشریحی نوٹوں میں جو جا بجا صوفیائے کرام کے بعض وجد آفریں اشعار کا پیوند لگاتے گئے ہیں اس نے کتاب کی افادیت و اثر انگیزی کو چار چاند لگا دیئے ہیں اس طرح یہ کتاب بقول مولانا عبدالماجد دریابادی کے جنہوں نے اس کتاب پر تعارف لکھا ہے صرف بہترین دعاؤں کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں فلسفۂ دعا بھی موجود ہے۔ حق تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اجر جزیل عطا فرمائے کہ درحقیقت یہ کتاب لکھ کر انھوں نے ایک بڑی اہم اسلامی نہیں بلکہ انسانی بھی خدمت انجام دی ہے موجودہ حالات میں جبکہ مسلمان عام طور پر پریشان ہیں ضرورت ہے کہ ہر مسلمان کم از کم ایک نسخہ اس

اس کتاب کا اپنے پاس رکھے اور اس میں جو دعائیں لکھی گئی ہیں ان کو اپنا روزانہ کا معمول بنائے

مسدس بے نظیر مرتبہ جناب محمد علی خاں صاحب اثر رام پوری۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۶۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد دو روپیہ چار آنہ ۔خسرو باغ روڈ۔رام پور (یوپی) کے پتہ پر مصنف سے ملیگی۔

ریاست رام پور کے نواب سید کلب علی خاں بہادر ایک ریاست کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ علم وفن اور شعر وادب کے بھی بڑے قدردان تھے چنانچہ ان کے دربار میں ہر قسم کے ارباب کمال کا ہجوم رہتا تھا نواب صاحب مرحوم نے اپنے سال جلوس (۱۸۶۵ء) کی یادگار قایم کرنے کی غرض سے ایک سالانہ میلہ کی نیو ڈالی تھی جس کا مقصد مقامی صنعت وحرفت کو ترقی دینے کے علاوہ یہ بھی تھا کہ شعر وسخن کا چرچا ہو اور موسیقی کے ارباب کمال کی مہارت فن کا مظاہرہ ہو۔ یہ میلہ باغ بےنظیر میں موسم بہار کے آغاز یعنی مارچ میں بڑے دھوم دھام سے لگتا تھا نواب صاحب کا کیمپ مستقل ہوتا تھا ملک کے اطراف واکناف سے ارباب کمال نواب صاحب کی داد ودہش کی آرزو اور کمال فن کی تحسین وآفرین کی تمنا میں یہاں آتے تھے اور دامان مراد بھر بھر کر واپس جاتے تھے غرض کہ اس طرح کم وبیش ایک ہفتہ تک رامپور "داماں باغبان" "وکف گل فروش" بنا رہتا تھا۔ نواب صاحب کے اہل دربار میں اردو کے مشہور ریختی گو میر یار علی جان صاحب بھی تھے جو عموماً جان صاحب کے نام سے مشہور ہیں جان صاحب نے اسی میلہ کی تفریحات وخصوصیات پر ایک مسدس لکھا تھا۔ یہ مسدس خود زیادہ طویل نہیں ہے یعنی زیر تبصرہ کتاب کے کل تیس۳۰ صفحات پر آرہا ہے لیکن جناب اثر رامپوری نے اس کو بڑی قابلیت محنت اور عمدگی کے ساتھ اڈٹ کر کے اس کو شائع کیا ہے موصوف نے اصل مسدس پر ۱۳۰ صفحہ کا مقدمہ لکھا ہے جس میں نواب صاحب کے ذاتی حالات وخصوصیات۔ میلہ میں جو ارباب فن آتے تھے ان کے حالات میلہ کی تاریخ اور اس کی خصوصیات جان صاحب کے سوانح اور ان کی شاعری ان سب کا تذکرہ دبیان محققانہ انداز اور شگفتہ زبان میں کیا گیا ہے۔ پھر ان سب

سے زیادہ قابل قدر وہ حواشی ہیں جو فاضل مرتب نے مسدس کے بعض خاص خاص الفاظ و مصطلحات کی تشریح کے لئے لکھے ہیں اس بنا پر موصوف کا یہ کارنامہ صرف ادبی نہیں بلکہ تاریخی اور لسانی و لغوی اہمیت بھی رکھتا ہے اس کو پڑھ کر انیسویں صدی کی ہندوستانی" معاشرت کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے امید ہے ارباب ذوق اس کی قدر کر کے فاضل مرتب کی اس کوشش کو مشکور کرینگے۔

منشور متحدہ اقوام و دیگر بین الاقوامی دساتیر و دستاویزات مترجم جناب احمد عبداللہ المسدوسی ضخامت ۴۰۸ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر تقطیع متوسط قیمت مجلد معہ پتہ :- مکتبۂ خدام ملت اے ۔ایم ۔ ۴ نیپیر روڈ کراچی۔

مجلس اقوام متحدہ آج سب سے بڑی انجمن ہے جس کے فیصلوں پر تمام دنیا کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں ۔یہ مجلس کب اور کس طرح قایم ہوئی اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ؟کون کون اقوامِ عالم اس میں شریک ہیں اس کا دستور و آئین کیا ہے ؟ اور اس کے ماتحت کتنی انجمنیں ہیں اور ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ؟ اردو میں غالباً یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس میں تفصیل کے ساتھ ان تمام مباحث کو اور ان کے ساتھ دوسرے اور معاہدات و دساتیر مثلاً اعلان طہران اعلان ماسکو ۔اعلامیہ کریمیہ ۔اٹلانٹک چارٹر ۔معاہدۂ اٹلانٹک ۔اعلان پوٹسڈم ۔بین الاقوامی بنک برائے تعمیر نو ۔عالمی ادارہ صحت وغیرہ ان تمام چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے ترجمہ اگرچہ صاف اور سلیس ہے لیکن کہیں کہیں گنجلک ہو گیا ہے اور اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ اردو زبان میں ان دستوری اور قانونی مباحث کو بیان کرنے اور سننے کا ذوق عام نہیں ہوا ہے بہر حال کتاب کے آخر میں ان دستوری اور قانونی اصطلاحات کے لئے جو اس کتاب میں آئی ہیں اصل انگریزی الفاظ بھی دے دئے جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا تاکہ کم از کم نیم انگریزی داں اصحاب اس سے مکمل استفادہ کر سکتے ۔اسی طرح اگر ہر معاہدہ کے ساتھ اس کی تاریخ بھی اجمالاً بیان کر دی جاتی تو زیادہ فائدہ ہوتا ۔بہر حال کتاب موجودہ حالات میں بھی اردو داں طبقہ کے لئے بڑے کام کی چیز ہے امید ہے کہ اس کی قدر کی جائے گی۔